

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي منتهى الهداية واليكه اودى شاد والصلوة والسلام
على رسوله محمد خير العباد وعلى آله واصحابه
الذين اوتيت الى سبيل الرشاد وما بعد بده احقر ابو الفتح

محمّد بن عبد المجيد مولى عبد الرشيد ابن زبدة العارفين عمدة الواقفين حافظ كلام الله القدوس
مولانا ابو الحياه محمد بن عبد الحكيم دام غلظه فيضه الجسيم ابن اسوة الكاملين قدوة الواصفين وارث
الانبيا والمرسلين مرشدا ومرشد المسلمين اشهر بين اشرار قى والمغارب صاحب المفاخر
والمناقب المقبول بحضرة الله الكبرى تاج الاقيان سراج الاسديار بهام الفقهاء من مقام الو
رأى العالم مولانا ابو البقاء محمد بن الحسين قدس الله سره و نور مرقد و عطر روحه كهنوس
فرغى على سوطنا الفارسي ابو بى قطبى لبنا شفى نذير و قادر على رزاقى نظامى مشرنا خدشتا
اخوان باصفاد ايمان با دفاط البان را و خدا و پير و ان طريقت رسول خدا محمد مصطفى
و مرشدان و مشرشدان سلسله عليه قادريه رزاقية قطبية شاكريه بجانتيه حكيميه
غير خوا به نصيحت پير و از هو كه يه رساله مختصر مسي بنصيحت المريدين في آداب المرشدين
متمم و آتلى هدايت خواص و عوام مشرشدان سلسله عليه موصوفه كسب رايه تخرير
و سر ايه آفرين آراسته كس كس به ايه اجاب او ابو الالباب كرتا به رايه گاه حضرت بارى
اسيد و ايه حركه مقبول طباطبائي اهل عقيدت فرمائى مائى انشائي و انشائي انت السميع العليم
برضاى ايه حركه مقبول طباطبائي اهل عقيدت فرمائى مائى انشائي و انشائي انت السميع العليم

واولیاء و الصالحین ان طریقت و امتحان است و حقیقت بعد انعامات خداوند تعالی
 بر امرات رسول خدا صلوات کے متعلق پیر و مرشد کے تمامی حقوق ارباب حقوق پر رافق
 ہیں بلکہ حقوق مرشد کے و ابر و اور لوگوں کے حقوق پر نسبت نہیں رکھتے ہیں کہ حقوق
 مرشد کے حقوق والدین سے بھی اعلیٰ و افضل و بالا و زیادہ ہیں کما قال ابو عبدہ العرقام
 و اکثارہ فحق المرشد اعظم من حق الوالدین فان الولد سبب لولیه الا ان الولد الفانیہ والمرشد الخالد
 الباقیہ فان المرشد یستلک ان الما قبلہ و معہ اعلیٰ و اخر تہ و طائلہ لیس الا اخر و سبب الدائمۃ
 و در حقیقت مرشد جیسا کہ جس کے حضرت رسول مقبول صلوات میں ہر چند کہ ولادت ظاہری والدین سے
 لیکن ولادت معنوی مرشد سے جو ولادت ظاہری کے لئے زندگی چند روزہ ہے
 اور ولادت معنوی کے لئے ہمیشہ زندگی ہے کہ پیر و مرشد اپنے قلب روح سے مرید کی نجاسات پاک
 صاف کرتا ہے اور آلائش درونی کو پاک و نجات دہ مرشد کے وسیلہ سے مرید لوگ خدا تک پہنچتے ہیں
 جو تمامی سعادات دنیویہ و اخرویہ سے بڑھ کر مرشد کے وسیلہ سے نفس نامہ و جوارح
 بندیت پر مگر کی و مطہر ہوتا ہے اور انارگی سے مرتبہ اطمینان پہنچتا ہے اور کفر جہلی سے اسلام
 تحقیقی میں آتا ہے پس مرید کو مرشد کی خوشنودی و رضا مندی میں سعادت اپنی جانتا چاہیے
 اور پیر کی ناخوشی و ناراضی میں شقاوت اپنی سمجھنا چاہیے **فَوَدَّ بِاللّٰهِ مِثْلَ الشَّ** یعنی خوشی
 و نیکی جتنی مرید کے واسطے پیر دی میں مرشد کی جو جب تک مرید اپنے تئیں مرشد کے مینو نہیں گم نہیں
 کرتا ہے خدا ہی تمام کی مریدوں میں نہیں پہنچتا ہے آفت کو نہیں مرید کے لئے مرشد کی رنجش
 و آزار ہیں جو جو کوئی لغزش بعد مرید کے واسطے ہوتی ہے آزار و رنجش پیر کا مرید کے لئے
 مرشد کی رنجش و آزار کا تدارک کسی چیز سے نہیں ہو سکتا آزار و رنجش پیر کا مرید کے لئے
 شقاوت کی جڑ ہے **وَالْعِیَاضُ بِاللّٰهِ مِثْلَ الشَّ** پس جو غل مل مقدمات اسامیہ میں اور جو فوری عبادت
 کام شریعت میں ہوتا ہے نتائج و ثمرات رنجش و آزار پیر سے ہے جو کہ آخر کار خرابی میں ڈالے گا
 اور سوا اسی خرابی کے کوئی نتیجہ نیک چاہتا ہے اسی محل میں مرزا مظہر جانجانی نقشبندی مجددی
 مرحوم اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں کہ فقیر دوستوں کی تفسیر سے ناامید نہیں ہوتا ہے مگر وہ
 فقیر سے ایک دیاداروں کے اختلاط سے اور دوسرے مریدوں کی بد اعتقاد سے کہ فی زمانہ

مردم دنیا میں سے اپنے مرشدوں سے بد اعتقاد و نافرمان ہو کر خسران دینا و آخرت میں
یعنی مبتلا ہوتے ہیں اور عاقبت اپنے خراب کہنے میں کیونکہ عید و نوا امر اس جہانگاہ سے
اور علاج میں حضرت جید قدس سرہ اپنے رسالہ مہد و معاد میں فرماتے ہیں کہ حسن
استفادہ دنیا و آخرت دینے والی اور سبکی انشلیت و اکیلیت مرشدین ثمرات محبت سے اور
تمامی مناسبت سے جو ایسے کہ سب افادہ و استفادہ کا ہر حق نقائے جہان و میدان و مشرق
سلسلہ علیہ ہذا کو بفرش قدم سے پادے اور حسن استفادہ و غلو میں مستبدیران طریقت پر
مستقیم کیلئے آئیں معلوم کرنا چاہیے کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی بی ادب خدا تک نہیں پہنچتا اور
یاد مانتا مرید لوگ آداب مرشد کے نہیں پجالا لے اور عذر عایت شر الظالمین خاص ہوئے ہیں
پس خدا سے محروم رہتے ہیں یہاں تک کہ جب مرید نے نہایت ادب کیا اور اپنے تیل
خاص بھی پہنچا اور اپنے مقصودات پر منفعل بھی نہیں ہوا تو حضرات بزرگان دین کے برکات
محروم ہو گئے اور اگر آداب محبت و مرادات شر الظالمین راہ کے مریدوں کو ضروریات سے ہو
باز راہ افادہ و استفادہ مفتوح ہو و بعد فی الکلیۃ فی الصغیرہ ولا تکتفی فی الکلیۃ
پس ضرور بلکہ جب کہ طالب و مرید لوگ تعلیم و تکریم و توقیر مرشد کی بحفظ آداب و مراتب کا
حد سے زیادہ ملوث نہ کیں کہ وسیلہ نجات ابدی کا اور سین مضمحل و افسوس صد افسوس کہ فی زمانہ
مرید لوگ شر الظالمین مرشد سے محض ناواقف ہیں اسلئے وجہ سے فیضانِ پیران طریقت سے محروم
ذنا کام ہو کر منکالت میں گمراہ رہتے ہیں اور بد اسراج علیہا وفاقا صد غلطی کو نہیں پہنچتے ہیں
پس واسطہ آگاہی مریدان و مرشدان سلسلہ علیہ قادریتہ رازقیہ نظامیت کے بطریق نصائح
کھاجاتا ہے کہ آداب شر الظالمین کی انتہا نہیں ہے مرید لوگ سے کہاں ادا ہو سکتے ہیں جتنے
کہ کیا لاویں کتر ہو چنانچہ بعض آداب و شر الظالمین ضروریہ حوالہ کلم ہوئے ہیں گوش ہوش
صدق و یقین سے مستجاب ہے کہ مرید و طالب صادق اپنے صدق دل سے حسن استفادہ
روسی دل اپنے کو سب طرف دینا و مایفا سے بچ کر اپنے مرشد کے طرف متوجہ کرے
اور اطاعت و تقلید و ہر دے و اتباع مرشد میں اپنے تیل گم کئے کہ بحر تصور و خیال
مرشد کے اور کوئی تصور و خیال نہ کرے اور مرشد کے موجودگی میں فی اذن مرشد کے

خاموشی و اذکار میں مشغول نہ ہو اور مرشد کے حضور میں دوسرے کی جانب التفات نہ کرے
اور باکیہ میں اپنے دل و چشم و گوش و بینی و غیرہ کے ساتھ مرشد کی طرف سے ہر ایک
با ادب و شہتہ مشغول ہو کہ با ادب با انیب با ادب ہی انیب حتی کہ کسی ذکر و شغل میں بھی
بجانب مرشد مشغول نہ ہو مگر بسوقت کہ جو کہ مرشد کو کہے و اجازت دے اور مسافرت
میں اور سوائے روز غرض و مسرت کے کوئی غرض مرشد کے حضور میں ادا نہ کرے چنانچہ
ایک نقل منقول ہے کہ کسی قنوت میں کوئی پادشاہ تھا کہ زیر او سکار و بر او سکا کہ اس کا
اتفاق و تیر نہ کرے التفات اپنے کمر کی طرف کیا اور بند پارہ کو درست کرے لگنا لگا
نظر بادشاہ کی و تیر نہ کرے پر پر ہی دیکھا کہ اس کی غیر کیا نہیں اور سستی پارہ میں مشغول
بادشاہ نے زبان عتاب سے فرمایا کہ میں جائز نہیں رکھتا اور پارہ بند کر تا ہوں اسباب
کہ تو تیر میرا ہو کہ تیر حضور میں بند قبیلہ کے طرف التفات نہ کرے اس غرض پر اس کو سزا دی
تو کہ نہ چاہیے کہ بسوقت و سائل دینا کے لیے اس قدر آداب و دقیقہ درکار ہیں پس سائل مصل
الی اللہ کیواسطے بوجہ اتم و اکمل رعایت ان آداب کے لازم ہوگی مرتبہ و طالب کو چاہیے
کہ حتی الامکان ایسی جگہ میں نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا مرشد کے چاہے پر اور اس کے سایہ پر
پڑے اور مرشد کی جانتا نہ پڑا توں نہ کہے اور مرشد کی جامی و توبہ میں طہارت نہ کیے اور
طرف خاص کو اپنے استعمال میں نہ لے لے اور مرشد کے حضور میں پانی نہ پیئے اور کھانا
کھاے اور کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی سے متوجہ نہ ہو اور مرشد کے صحبت میں اس کی
نشنگاہ کی طرف پائون پیچلائے اور کعب دہن او سطرف نہ تھو کے اور جو کہ مرشد سے
نیک بردار ہو اس سے صواب جانے اگر چہ ظاہر میں صواب نہ ہو اس واسطے کہ مرشد جو کچھ
کہتا ہی الہام سے کہتا ہی اور اذن سے کام کرتا ہی اس تقدیر میں کجائش اعتراض کی نہیں ہے
اور اگر بعضی صورتوں میں الہام مرشد میں خطا را دے تو بھی طاعت و اعتراض مرشد پر
جائز نہیں ہو کہ چونکہ خطا الہامی خطا سے اجتہاد ہی کے رنگ میں ہے اور صلاہ اس کے
جب مرید کو ایک قسم کی محبت اپنے مرشد سے پیدا ہوئی پس نظر محبت میں جو کچھ محبوب سے
مناظر ہو تا ہی وہ محبوب معلوم ہوتا ہی اسوجہ سی جمال اعتراض کے نہیں ہوتا ہے اور جملہ امور

ہرگز جزئیہ میں اقتدار مرشد کی گئے کھائے میں پیسے میں سوئی میں اور عبادت کرنے میں
 نہ نہ کہ مرشد کے طور پر ادا کرنا چاہیئے اور رفتہ کو مرشد کے عمل سے اٹھ کر ناپا چاہیئے اور کسی
 اعتراض کو حرکات و سکنات مرشد میں راوندے اگرچہ وہ اعتراض متعارف میں رائج کے
 دلنے کے بلایت و اسوہ علیکم اعتراض میں سوا ہی حرمان کے کوئی نتیجہ نہیں ہو اور طلب
 خوارق و کرامات اپنے مرشد سے نہ کرے اگرچہ وہ طالب بطور خواہر و سواس کے ہو چنانچہ
 مشہور ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب کیا تھا سب نے طلب کرنے والے لوگ
 کنار و اہل انکار میں اگر کوئی شبیدہ دلین پیدا ہو تو مرید کو چاہیئے کہ اسکو بلا توقف اپنے
 مرشد سے عرض کرے اگر مرشد سے حل نہ ہو تو اسکو اسنے فتور فہم پر محمول کرے
 کسی نقصان کو مرشد کی جانب مائد نہ کرے اور جو طائفہ ظاہر ہو اسے مرشد سے پرستیدہ
 نہ کئے اور تعبیر و افادات کے مرشد سے طلب کرے اور جو تعبیر کہ خود طالب و مرید پر
 مشکف ہو اسکو بھی ثابت میں مرشد کی عرض کرے اور صواب و خطا مرشد سے دشمن
 کرنے اور اپنے کشف پر اکتفا نہ کرے کہ حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہو اور صواب خطا کے ساتھ
 مختلط اور بی ضرورت اور بلا اجازت مرشد کے مرشد سے جدا ہو کہ خلاف ادب ہو اور
 آواز اپنی کو آواز مرشد پر بلند نہ کرے اور بلند آواز سے مرشد کے حضور میں بات نہ کرے
 کہ کمال بی ادبی ہو مرید کو جو فیض فتوح کسی اور مشائخ سے پہونچے اسکو پیر کے واسطے سے
 تصور کرے اور اگر مرید خواب میں یا مراقبہ میں یا غفلت میں دیکھے کہ کسی طرح کا فیض کسی
 دوسرے شیخ سے پہونچا ہو اسکو بھی اپنے مرشد سے تصور کرے مکمل فی کتب
 التصوف و عکاید العمل من السلف علیہ السلام اور جو طالب و مرید چاہے کہ وصول الی الحق حاصل کرے
 چاہیئے کہ اوامر و نواہی و محامد و ذمائم سے بوجہ احسن مطلع و آگاہ ہو کر اختیار اوامر و محامد
 اور ترک نواہی و ذمائم میں مطابق احکام شریعت کے جدوجہد کرے کہ ملکہ و عادت ہو
 اب جاننا چاہیئے کہ طالب کو جن امور کا اختیار کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں طہارت و تقویٰ
 و عفت و صدق و قناعت و رحم و ولینت قلب و تسویہ ظاہر و باطن و تزکیہ نفس
 و جمیعت حواس و زہد و عبادت و حکم و تمیز و قلت طعام و قلت منام و قلت کام

وقت میں بہت عوام دستاویز کتب حقیقتہً انتہائی وصحت عرفاء و سخاوت و وفاء و کثرت ذکر خدا ہی انسانی و غیر انکسار و صفوت و تضییع قلب و غیرہ جو قبیل افعال حمیدہ سے ہوں اور بہن امور کا ترک کرنا ضروریات سے جو وہ بیحد بین ضلہ و طبع و شہوت و غرور و کبر و بغض و حسد و فتاوت و بد اخلاقی و ریاء و خرس و محبت دنیا و صحبت غیر عارف عوام الناس و کذب و افتراء وغیرہ جو قبیل افعال ذمیرہ سے ہوں جبکہ طالب و مرید مالک اس قسم ترک و اختیار کا ہو کہ نہیات شرعیہ سے زینہاں خواب میں بھی مرتکب نہ ہو اور جملہ حماناؤں سے بالکل بلا تشدد و ارادہ مناد رہوں کہ ارشادات مرشد میرے عامل و ضابطہ ہو کہ ہرگز تساہل و عدول پر خلاف مرشد کے اوس سے راہ نہادے پس ایسے طالبانِ ارادہ کو چاہیے کہ اپنے تین ایسے مرشد کے کلام پر بی اختیار کئے اور جو کچھ مرشد فرماوے اوسکو گوش و لے سکرا و اوسکی کتب و حقیقت پر یہو چکر بلا تجاوز و تقاوت سر مو عمل کئے اور بجا آوری احکام مرشد میں استقامت مستعد ہو کہ جان و دنیا گوارا کرے مگر عدول حکمی مرشد کی زینہاں جائز نہ رکھے اور اعتقاد و اعتقاد سخن و کلام مرشد کا استقدردل میں متکبر نہ کرے کہ اگر جمیع معتلا و علماء محققین عالم جمع ہو کر اوسکے پاس آویں اور جو مسئلہ کہ اوسکے مرشد نے بیان کیا ہو خلاف اوسکے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ وہ سب بیان کریں تو وہ مرید کا زینہاں اور سپر اعتقاد نہ کرے اور یقین جانے کہ یہ علماء محققین عالم خطا و غلطی پر ہیں حق وہی ہے کہ جو مرشد نے ارشاد کیا ہو بقید اوسکے مرید و طالب اپنے تین جمیع ارادات و خواہشات سے خالی کر کے اختیار میں مرشد کے کرے اس طرح سے کہ جو مرشد کی مرضی ہو وہی اس صدور پاوے جب کہ تقلید رقاصہ کی ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات میں اختیار نہیں رکھتی اور بلکہ با اختیار استاد ہوتی ہے جس طرح استاد اوسکا پختا ہے اور اس طرح وہ ناچتی ہے پس اس طرح مرید و طالب کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اختیار میں مرشد کے کہہ دے جو راہ مرشد چلاوے اویں راہ پر چلے خود مختار نہ رہے نہ کہ جب اس طریق پر کمال کو پہنچے تو چاہیے کہ تصور میں مرشد کے مشغول ہو اس طرح پر کہ صورت مرشد کو دیکھنے اپنے دل میں لایو فیہ کے اندر تصور کئے کہ جمیع خال و خلط و عصارہ وغیرہ شکل مرشد کو اپنے دل میں منجنا منجنا کئے کہ ہر وقت میں پیش نظر رکھے کہ صورت دل کی بیدار صورت مرشد

ہو تو انہوں نے رسول کا نام بردہ کا باطن لکھا باطن مرشد کو بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی کر کے کہ ہر ایک مسافر اپنے کو
 اعضاء مرشد میں محو کر کے اس مشد کو خود مرید کہے جو کچھ رہے سو مرشد رہے۔ **هكذا التعليم في التسلية**
التعليم في الترقية الخطا من التسلية الكاظمين الكافرين **لقد والله موافق حديق** **الشيخ**
 طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے اعتقاد کو مرشد سے بہت صحیح رکھے اور دس و ساس شیطانی سے بچے
 مقید و میں لغزش نہ دی اگر خدا نخواستہ مرشد سے خوف ہوا تو بزرگان دین سے بلکہ رسول قبول
 صلہ سے خوف ہوا اور انحراف رسول قبول صلہ سے معاذ اللہ عین انحراف خداوندی سے ہے پھر سوا اسے
 دوزخ کے کہیں بچ سکا نہ ہو گا سمجھا چاہیے کہ ایمان کیا چیز ہے فقط اعتقاد کہ کسی خداوندی ہے کہ اور رسول خدا
 کو آنکھ سے نہیں دیکھا فقط عقیدہ پر ایمان لائے ہیں پس ایسا ہی عقیدہ کا درست رکھنا مشائخ کرام دیرین
 برکت سے چاہیے بشرطیکہ موانع شریعت و طریقت کے ہو مرید و نادر طالبوں کو علی الخصوص
 تقلید و اتباع مرشد کے ہمچ امور میں و فرمان برداری و خداوندی اسطرح پر کہ زمینار عدول حی
 مرشد کی بوجہ میں البوہ جائز نہ کہی واجب و لازم ہے جہاں تکا ہو سکے در پیغ و قصور کر کے کہ بھی
 وسیلہ نجات و مغفرت کا ہو گا اس واسطے کہ رضا مندی و خوشنودی مرشد کی عین رضا مندی و خوشنودی
 خدا و رسول کی ہے اور ناخوشی و خلاف مرضی مرشد کی عین ناخوشی و خلاف مرضی خدا و رسول کی ہے
 اور جو کوئی بے ادبی اور گستاخی بحق مرشد مرید و طالب سے صادر ہو گی وہ گستاخی دے بی ادبی عین
 خدا و رسول کے ساتھ ہو گی ہر گاہ محبت مرشد کی عین محبت خدا و رسول کی ہے پس مرید و طالب
 کو چاہیے کہ بدل و جان محبت دلی مرشد سے رکھو اور اپنے جان و مال کو مرشد پر خدا و تبار کر کے
 اگر اسکو محبت خدا و رسول کی درکار ہے اس واسطے کہ مرشد کی محبت سے محبت خدا و رسول کی
 حاصل ہو گی اور مرید و طالب اپنے تئیں فنا فی الشیخ کرے بعد اسکے توجہ مرشد سے مرتبہ فنا
 فی الرسول اور اسکو حاصل ہو گا بعد اسکے متبرک رسول قبول صلہ مرتبہ فنا فی اللہ کو پہنچے گا
انشاء اللہ تعالیٰ آمین **تراویحی** **قائد** **کا** **کوروی** **سید** **الرحمنہ** **ابنی** **کتاب** **نیرالایا** **الوسایل** **للمیمن** **فرمان** **ہے**
 کہ آداب مرید کے ساتھ شیخ و مرشد کے اور پردہ و تقسیم کے میں صوری و معنوی لیکن آداب مرید
 کا ہر ایک شرط و ضابطہ ہے اور سات قواعد و محبت لیکن نہ اس مرتبہ پر کہ اخراط کو پرہیز
 باطنی اگر کم ہو و نہ ساری کہ جو خاص غرات عزیزی اللہ علیہ روح اللہ علیہا السلام کی واسطے تھا

اور نہ اس مرتبہ پر کہ تقریباً پیدا ہو کہ نصیح حقوق مرشد و سلب خدمت و حیثیت مرشد کی ظاہر ہو
 مرید کو رعایت آداب کے ساتھ مرشد کی پروردہ رہے کہ علامت تقرب با خدا ہے اما آداب منوی
 کو محبت اقسام میں اول غلو صفت و یابی حقیقت ساتھ مرشد کے اور خانی ہونا خیالات
 فاسد سے اس واسطے کہ مرشد طیب الہی ہونا ہے اراض دین کا اور دل مرید کا سچا ہو جائے
 و تعظیم شاکل مرشد کو بطور و رغبت و بگوشت ہوش یقین و بدل نہ بگوشت آب و گل اور
 اگر مرید ایسا نہ لگا تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ وہ خراب ہوگا بیوقوف کتمان اسرار مرشد جہاں
 میر کرنا فرمودہ مرشد پر اس واسطے کہ میر متبع مراد ہے اور عدول سودی بقصد سے غیر عدم
 اعتراض ہے اور اقوال و افعال و احوال مرشد کے + کما قال اللہ تعالیٰ لیسئل عما یفعل و یم
 لیسئلونہ عبادتہ کہ جو کچھ مرشد فرمادے گا ہے انکار نہ کرے بلکہ حق جانی ششتم دیدہ عیب زبان
 طعن کو کر دار و مرشد میں بند رکھے اگر چہ کہ دار مرشد ظاہر میں زشت معلوم ہو لیکن باطن
 میں درست ہوگا ہفتم مرید اپنے مرشد کا امتحان نہ کرے اس واسطے کہ امتحان تصرف ہے اور مرید
 کو کامل ہیں تصرف نہیں ہوتا پس ہر وقت طالب صادق کو مناتہ اپنے مرشد کامل کر ادا
 پیدا ہو تو چاہیے کہ ملازمت میں مرشد کے حاضر رہے و رعایت آداب شیخ و شرایط خدمت کا
 دلو جو میں الوجہ خدمت گزار ہی و فرمان برداری مرشد میں دریغ و قصور نہ کرے و نیز آداب
 مرید سے ہی کہ جو کچھ مرشد سے سنے اور سکھائے دل میں یاد رکھے بلکہ اس کو واسطے یادداشت کرے
 لکھ کر رکھے کہ فراموش نہ ہو کیونکہ حضرت نظام الدین اویار علیہ الرحمۃ اپنی مرشد سے نقل کرتے ہیں
 کہ انہوں نے فرمایا کہ نہ ہر سعادت اس مرید کے کہ جو کچھ اپنے مرشد سے سنتی و سکھائے ہوش
 سے سنے اور اس کو لکھ کر رکھے کہ بعد دیر حرف کہ قلم سے لکھ لکھ کا ثواب طاعت ہزار سالہ اس کے فائدہ
 اعمال میں ثبت ہوگا اور بعد مرید کے لکھ لکھ کی علیین میں ہوگی اور بعض مکاتیب حضرت خیر
 ثانی علیہ الرحمۃ میں آیا ہے کہ مرشد نائب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا ہے متابعت شریعت و حفظ امر
 مرشد کا بعینہ متابعت خدا اور رسول ہے اور تعظیم نائب کی عین تعظیم خدایہ کی ہے 21
 سلوک طریق بدوین متابعت مرشد کے محال ہے پس مرید کو چاہیے کہ اپنے مرشد کو بیشک
 متقی و متذکر ہو و بیاد بہتر شیوخ زمانہ سے جانے کیونکہ اصل اس ماہ میں عین امداد

رمدی استقامت سے جس قدر مرید صادق الہام و تہو کا اور یہ جائیگا کہ مانتہ میرے مرشد کے دنیا میں
 کوئی دوسرا شیخ کامل نہیں ہے اویس قدر اپنے مطلب کو بہت جلد پہونچے گا ورنہ محروم بھیگا اور نہ
 محشر عند اللہ مافوق ہوگا کہ یہ کوہ پائے کہ مرشد اوس کا جس کام کو حکم کرے بسر و چشم انصرام اوس کا
 کہے و حتی المقدور اوس میں اجمال نہ کرے ورنہ مردود ہوگا چنانچہ کتاب رشتات میں در سال
 خواجہ شمس الدین فرماتے ہیں کہ دو مرید ان معتبر خواجہ بزرگ سے تھی نزدکو رہ کر ایک روز کہ مریدین خواجہ
 بزرگ کے کوئی شخص جہان آئے تھے اور انکو آب و دان احتیاج تھا فرمایا کہ جانہ پانی کو دریا سے
 لاؤ اور نہون نے تعمیل حکم میں قصور کیا اور کہتے کہ کام فرمایا بعد ایک مدت کے خدمت میں مرشد
 کے حاضر ہوئے اور سزا دیا کہ فلان سبب سے تعمیل حکم نہ ہو سکے خواجہ بزرگ نے کہ اوسے مافوق تھے
 فرمایا کہ اے شمس الدین میرے حکم کی تعمیل میں اگر تو گردن اپنی کٹا دے اور خون اپنا دریا میں بہانا
 تو میرے حق میں بہتر ہوتا اس عذر سے جو تو کر رہا ہے چنانچہ بعد چندے خواجہ شمس الدین کو ماضیہ
 و نافی ماضی ہوا کہ اوس میں جان بحق ہوئے اور اپنی مرشد سے ہجور رہے و حتی ہذا کسی مشائخ نے حضرت
 حضرت علیہ السلام کو فرمایا ہے پوچھا کہ آپ نے یہ مدارج و معارج کیا نہ حاصل کیے آپ نے فرمایا کہ میں
 نہ ت پالیس برس کا مل اپنے مرشد حضرت علیہ السلام سے آستانہ ہر ایک قدم سے
 کھڑا رہا اور کشائش کا راد نے طلب کرتا رہا آخر الامر اوی کی برکت و فیضان سے یہ درجہات
 پہونچ گئے کہ است الادیا میں شیخ نظام سے منقول ہے کہ شیخ نور الدین فرزند حضرت
 شیخ اشرف جاناگیر ایک مرتبہ امراض صعبین علیل ہوئے کہ الہیاء اذکے علاج سے عاجز آئے ایک
 طبیب یونانی آیا اور اسے ایک روغن واسطے مالش کے اذکے واسطے تجویز کیا کہ اوس میں
 سیتہ برگشت آدمی کا درکار تھا اوس زمانہ میں حضرت شاہ اشرف جاناگیر روم میں تشریف
 رکھتے تھے سب مرید لوگ حیران ہوئے کہ گوشت آدمی کا کیونکہ ہم پہونچے گا قاضی محمد روحی کو مرید
 حضرت شاہ سے تھے یہ سب مرید کو کہتے اور داہنا بائیں اپنا کاسٹ کہ بائیں ہاتھ میں رکھ کر ہاتھ دھو
 اوس طبیب یونانی کو دیا کہ روغن جو تہہ دیا رکھ و چپا سچہ بعد استعمال اوس
 روغن کے مریض کو تخفیف مرض ہوئی جب حضرت شاہ اشرف جہانگیر سفر
 سے منامہ دہشت کے اپنے مکان پر تشریف لائے یہ حکایت سنکر قاضی زاد کو

اپنے پاس بلکہ سب سے پہلے فرمایا اور اُنکے دست پریدہ ہر دم کیانی الفور اُنکے دست
 پریدہ دین گوشت جیسا شروع ہوا تو ہری ویر میں دست پریدہ جیسا تھا ویسا سالم و ثابت ہو گیا
 پس مرید کو یہ بتایا کہ ہر دل حکمی و نافرمانی مرشد کے کیسی طرح جائز نہ کی اور پسند نہ کرے ہر حال مطیع
 و منقاد مرشد کا بدل و جان رہے و آئندہ ہو کہ مریدی کے کیا منہ ہیں اور یہ مریدی کی کیا چیز ہے مریدی
 عبارت ہے بیعت سے جو مطابق شریعت و طریقت کے ہو اور بیعت عبارت ہے تو بہرہ کرنا اللہ تعالیٰ سے
 عَمَّا كَانَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ كَالْإِيمَانِ مَوَازِينًا إِلَى اللَّهِ تَوَكَّلُوا وَرَبُّكُمْ يَكْفِيكُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ
 الْمَوْءِنَاتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ عَلَىٰ أَنْ لَا يُعْطِيَكُمْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يُؤْتِيَنَّكُمْ وَلَا يَفْتَنَنَّكُمْ وَلَا يَكِيدَنَّكُمْ فَتَوَكَّلُوا
 عَلَيْهِمْ يَكْفِيكُمْ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَا يَعْصِيكُمْ فِي مَعْرِفٍ قُبَايِعُهُمْ وَلَا يَسْتَفِيضُونَ اللَّهَ لَعَلَّ اللَّهُ يَتَذَكَّرَ لَكُمْ
 ادر بیعت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے سلسلہ میں بزرگان دین (جس کا سلسلہ رسول خدا صلی علیہ وسلم صحیح ہو پس مرشد
 کو چاہیے کہ اپنی مریدی کی طرف راہ خدا و صراطِ مستقیم کے موافق قرآن و حدیث کے و مطابق شریعت
 و طریقت کے اور مرید کو نا بعداری اور فرمان برداری مرشد کے ہمچو الوجہ کہ کیسی طرح حدود
 حکمی و نافرمانی مرشد کی کسی امر میں صادر نہ ہو واجب ہے بلکہ مضبوطی عقیدہ کی پر ضرور
 ہے کہ بجا آوری احکام مرشد میں بوجہ من الوجہ در پیغ و قصور نہ کرے اور وسوسوں
 شیطانی سے اپنے عقیدہ کو مرشد سے فاسد نہ کرے کہ فساد عقیدہ سے ضلالت و فحیشت دنیا و آخرت
 متصور ہے خدا محض ناکہ فی زمانہ مرید لوگ حقیقت و ماہیت مرشد سے خبردار نہیں ہیں
 اس وجہ سے عظمت و منزلت مرشد کی نہیں جانتے ہیں و براہ انحراف بر خلاف مرشد کے
 عمل کرتے ہیں اس واسطے فیضان مرشد سے محروم رہتے ہیں و وصول الی اللہ سے ناکام بلکہ عند اللہ
 مأخوذ و عند الناس ملعون ہوتے ہیں اور یہ لوگ دنیا دار ہیں ان کو طلب خدا امر کو نہیں
 ہے محبت دنیا میں اداسے رسم کرتے ہیں ایسے اشخاص دنیا دار کی بیعت عند اللہ معتبر
 و مقبول نہیں ہے عاقبت میں مواخذہ اسکا عند اللہ ضرور ہوگا و موقت سو اسے
 ناسف و محسوس کہ اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا اسے غافل ہوش باش اجل غمگین ہے کہ مریدوں
 کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کریں اور خدا کا خوف کریں اپنے تئیں ضرب ننگین
 اختیار ادا و محامد و ترک نواہی و مانعین کو شش کریں اور طریقہ پیر مرشد کے

جو اونی شریعت و طریقت کے جو چلین برکت کی مرید کی مرشد سے مقبول ہو جیتی ہی کہ مرید کی دنیا دین
در تو خواب موتی من کما قال الله تعالى ان الذي من قبايكون انك ما يابون الله يد الله قوت ايد
من كنت فاما يكمل على نفسه ومن اوفى امانا كمل الله فسيوئله انما انفسه كراجم كراجمه وخرقه

سے چراگاری کند عاقل کہ باز آید پشمانی ۴ مریدی و بیعت کو دل لگی نہ پہنچا یا ہی بیہ ہٹسا ازین
کہ جہان اور کہیل کیسیا بہن یہ بہن کی کہیل کہیل جس کیسیو یا یا یا تہہ کہ لیا اور جب یا یا چوڑ و یا
ایسی حرکت برپا ہوئے کا انعام نہ دیکھنا چاہی کہ کس قدر خرابی و فحشیت نہ تھا آخرت میں ہوگی کہ سوای دوزخ
کی کہیں شرمگنا ہوگا معاذ اللہ منی کانت ہون اگر کوئی پیر ہی پیر ابراہ نفسانیت و شرارت و خباثت
و جمالت و فطالت اپنی مرید کو شرک و کفر و بدعت و غیرہ ممنوعات شرعیہ پر خلاف شریعت و طریقت
تعلیم کرے تو مرید اسکو ترہینار سے ہم نگر ہو بلکہ ایسی پیر کو شیطان سمجھو کہ یہ بہہ شیطان بصورت
انسان راہ خدا سی گمراہ کرتا ہے ایسی شیاطین فاسق و فجار شرکین و مبتدعین کی بدیت جو خود
شرک و کفر و بدعات و غیرہ ممنوعات شرعیہ میں گمراہ میں ہرگز جانکر نہیں اس زمانہ میں اکثر لوگوں
فی پیشہ کما فی کانت کر لیا ہی کہ اپنی تین وضع مشاج پر صورت بنا کر بطع دنیا مرید کرتی بہرتی ہیں
اور مکر و فریب سی بندگان خدا کو مرید کہ کے فطالت شیطان فی میں پہنچا جی ہیں اور
براہ خدا سی گمراہ کرتے ہیں او وہ خدا نا ترس تسخیر مغلی سی دام ترویر و تضلیل الیسا کچھ پہلایے
میں کہ عوام اکثر خواص ہی او کی فریب میں اگر گمراہ ہوتی ہیں اور عاقبت اپنی خراب کرتی ہیں نیز
افواں السلام کو ایسی اشخاص ضالین و مضلین سے گریز و پرہیز لازم ہی ایمانا اگر نا واقفیت میں
اس طرح اتفاق ہو کہ لا علمی میں کسی شخص فی کسی شخص ضال و مضل کی بیعت کی و مرید ہوا اور بد
بیعت کی فطالت و تضلیل اوس پیر شیطان کی مرید پر ظاہر ہو جی تو فی الفور مرید اوس ہی فحشیت
کری اور جناب الہی میں توبہ و استغفار کر کی شخص عارف باللہ و متقی صاحب شریعت و طریقت
کی طرف بلا تامل و توقف رجوع کرے کیونکہ شیاطین بصورت انسان پردہ میں پیران
طریقت کی بندگان خدا کو گمراہ کرتی ہیں اور جاہل لوگ ایسی شیاطین کے دام مکر و فریب
میں پڑھتے ہیں مشعل مشہور ہے کہ ہر مہیسی کو تیسامو ذبیہ کو پیسا جیسا لوگ
برسم دنیا اشخاص خلاف شریع کی گرویدہ ہوئے ہیں اور مرسوم زمانہ سے نام

بیعت اشخاص منسبین و منسلکین کی مراد ہوتے ہیں و پس اپنی کردار کے دنیا میں مزا
 پائی ہیں کہ اپنی پیروی و منشی بد اعتقاد ہو کر طغوان متعلق ہوئی ہیں پھر چیتا سے میں
 افسوس خدا افسوس کہ اس زمانہ قریب قیامت میں اکثر اشخاص جو براہ خدا استفہار
 و بکار دنیا عقل پرین باوجود عقل و فطانت و زکا و چشم دنیا و گوش شنوائی دیدہ و دانستہ
 اپنی شامت اعمال سی اشخاص فزاون شرع کی جو تارک الصلوٰۃ و ترکیب منہیات شرعیہ
 کی فریج پرین بی تامل بیت کرتی ہیں و بتقلید شخص ضلال و مشغل گنہگار خدا کی ہو کر
 ہم پر بھیجے جتنی ہیں اور ٹھکانا اپنا و فرخ میں بناتی ہیں آنکہ ہر نہیں پر وہ غفلت
 کی پیڑ سے میں شیطان فی دل انکا مضبوط پکڑا ہے دوست و دشمن کو نہیں پہچانتی ہیں
 حسن و قبح میں تمیز نہیں کرتے ہیں شرک و کفر و منکالات و فحشیت میں گرفتار ہو کر خدا سی
 دور میں ابد الابد کو دوری نہ مول لیتی ہیں اسطر حکمی بیعت خلاف شرع ہرگز جائز و صحیح
 نہیں ہی یہ پیروی مرید سے حرکت شیطانی ہی بر و و حشر میر ان محشر میں اسکا
 حال معلوم ہو گا غافل و اب بھی بیدار و ہوشیار ہو آنکہ کہہ کہو خدا سی ڈر و اپنے
 دلو میں انصاف کرو کہ جو شخص خود تارک الصلوٰۃ و متبدع بدعات سیکہ اور ترکیب
 منوعات شرعیہ کا ہو گا وہ دوسروں کو راہ خدا کی ہدایت کیا کریگا ایسا شخص تو
 خود خدا سی دور سے پس ایسی اشخاص بیہودہ سی جو امور خلاف عادت صادر کرتے
 ہیں کہ جنکو جاہل و احمق لوگ کراست کہتے ہیں یہ ہرگز کراست نہیں ہی کمال
 غلط فہمی گراہونگی ہی بلکہ اسکو استدراج کہنا چاہی کہ جیسا فقہار ہنود یا ڈریان عیسائی
 و غیر ہم کفار و مشرکین سے ایسی امور خلاف عادت واقع ہوتے ہیں پس انکو
 ہی اولیاد کہو اور ادنی عقیدت رکھو خلاف پیغمبر کسی رہ گزیرا
 کہ ہرگز بمنزل خود اہل سیدہ پس جو کوئی مسلمان برای نام خلاف طریقہ رسول اللہ صلی
 علی و خلاف شرع شریف کی عمل کری وہ ہرگز وہی صاحب کمال نہیں یہ نہایت
 غلط گمانی گراہونگی سے خدا سی و سے کافی البخاری رحمہ اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعة فی معصیۃ اللہ انما الطاعة للمعروف و البرار

مسلمانان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ جب بتو قیام الہی قیام بیت و ارادہ و تعلق
ہو اور جس کسی شخص حق پرست عارف باشد کی طرف دل و جوارح ہو تو پہلے ان سے
عارف باشد کہ یہ خدمت میں حاضر ہو کر صحبت پیدا کرے اور اس کی اوقات
و مدارات کو بغور تمام دیکھ کر عمل و کسب اور سکھائے بقا تو ان کی صحبت کی معارف
و مقائق میں رہے تو اپنی عقیدہ کو اور سلیف مشہور گری اور خدمت و سجا اور یہ
آداب میں اپنی عادت کرے۔ اگرچہ دل او سکھائے و سلیف شرف مائوس و مانوس ہو اور
عقیدہ اور سکھائے و سلیف کو اس طرف پر مشہور ہو کہ پھر غرض نہیں پس
اوس وقت اس عارف باشد کی دست حق پرست پر شرف بیت ہو مشغول
نہیں کہ درین صورت اسید نیل مرام کی بہی متغیر رہی اور فی زمانہ جو لوگ تفسیر
و یکمی و سمجھ پر کسیکے ہاتھ پکڑ لیتی ہیں اور مرید ہوتی ہیں اور پیرو تپا بتاتی ہیں اور اوس
پیر کی حقیقت و ماہیت سے خبردار نہیں ہوتے ہیں گویا کہ کشتل و دیگر سو بات دنیا کی
بلا اعتقاد و یہ رسم بیت چاہا اگر تہی ہونے و حفظ و رتبہ او سکھائے جانتے ہیں
اور بس در پر یہ کہ جب وہ پیر نامہ شخص اپنی حق پرستی مروجہ مشغول
کرتا ہے اور واسطی حیانت و نذر و دیگر فحشات مشینہ معمولی کے مرید کو تنگ پکڑتا ہے
اور وہ اسکی اسکان میں غیر ممکن ہے پس یہ مرید اوس پیر نامہ شخص سے
بلعقیدہ ہو کر بیت کو توڑتا ہے اور عقیدہ فاسد کرتا ہے پس ایسی دونوں
پرو مردان خواہ شیطانی سعی ملود و ملعون خلایق ہوتی ہیں اور قیام متین خدا تعالیٰ
کے سامنے جو یہ کیفیت و حالت ان دونوں بدکردار کے گذرے محشر میں ہر روز
حشر معلوم ہوئے قال اللہ تعالیٰ اوجز ان سببہ سنلکافن عفا و اصلح فاجزہ
على الله زائد لا حیث الظالمین پس احقر و جمیعہ محض بتوفیق الہی مخصوص و اش
برا و ان دینے مریدان و مسترشدان سلسلہ طریقہ قادریہ و زانیہ نظامیہ
شاگردیہ مجاہدہ فکریہ کہ پیاس شہینہ خواہ عقیقی کی بلا تعصب و نفسانیت یا یہ
صحیح و ہدایت لابی راستہ بردار است بلکہ و کاست ختم کر کے واسطی

اشر وتوحيق واراو المرقى كى بجز خود و افغان و نى بارگاه كبرياى من و انوار من
 الله احدنا و عيشه لك المنة بين الباقين برسولك محمد المصطفى والمريد بين في السلك
 المريد والبرية اليقينة العلية القادسية الزاكية النظامية والذين ينفذ
 في هذا السلك العلية في بيوت مستقبلا وثبتت اعدا منا و اقد امهم على الصراط
 المستقيم و نجنا و اياهم على الالتفات الى العاصي والذاهي و ذاصنا و اياهم من الابتلاء
 بالمفاسد والآلهي و اكرنا و اياهم حقائق الاستياء كما هي بفضلك العيم و ووفقنا و
 اياهم بالاعمال الصالحة و اعططنا و اياهم محبتك و محبت رسولاك واجعلنا و
 اياهم طريق السلوك اليك واحشرنا و اياهم في رفقة عبادة لك الموحدين المتقين
 المسلمين و ادر رقنا و اياهم شفاعة الشافعين و ادر خلنا و اياهم في شفاعة
 حبيبك محمد المجتبي شفيع المذنبين خاتمة النبيين رحمة للعالمين

يستيد الانبياء والمرسلين و اسكننا و اياهم مع النبيين
 والصديقين والشهداء والصالحين و في وسط الجنان
 يا ذا الجها والامتنان و الحمد لله
 على الاتمام والاختتام
 والصلوة والسلام
 على رسولك محمد

سيد الانس
 وعلى اله العظام
 و آله
 الكرام

